

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

تحفة الفقه

كتاب الصوم

تأليف

مفتي أسامة صاحب دِينِ دُرُومِي

استاذ حديث جامعة اسلامیة تعلیم الدین ڈابھیل

ادارہ نمبرن شاہین ڈابھیل

فہرست مضامین

۱	روزے کی اقسام	❁
= (۱) فرض روزہ	❁
= کوئی شخص مکہ میں تیس روزے رکھ کر انڈیا آیا	❁
= یا یہاں سے ۲۸ روزے رکھ کر مکہ گیا اور وہاں رمضان ختم ہو گیا۔	❁
۲	(۲) واجب معین روزہ..... وہ دو روزے ہیں	❁
= (۳) واجب غیر معین روزہ..... وہ سات قسم کے روزے ہیں	❁
۳	(۴) مسنون روزہ..... وہ عاشورہ کا روزہ ہے	❁
۴	(۵) مستحب روزہ..... وہ گیارہ قسم کے روزے ہیں	❁
۹	(۶) مکروہ تحریمی روزہ؛ وہ عیدین اور ایام تشریق کا روزہ ہے	❁
= (۷) مکروہ تنزیہی روزہ..... وہ آٹھ قسم کے روزے ہیں	❁
۱۲	نیت	❁
 نیت کی حقیقت	❁
۱۳ روزے کے ارادے سے سحری کھانا بھی نیت ہے	❁
= رمضان میں ہر دن کی نیت لازم ہے	❁

= نیت کا وقت..... رات میں نیت کرنا.....	✽
۱۴ رات میں نیت کے بعد اس سے رجوع کر لینا.....	✽
= اس حال میں صبح کی کہ روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کی کوئی نیت نہیں تھی.....	✽
= رمضان میں غیر رمضان یا نفل کی نیت کرنا.....	✽
۱۵	سحری	✽
= سحری کی فضیلت.....	✽
= سحری کا وقت..... اگر وقت مشکوک ہو جائے.....	✽
= سحری کھائی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی تھی یا اس میں شک ہے.....	✽
۱۶	افطار	✽
= افطار کا مستحب وقت.....	✽
= افطار کے بعد معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا.....	✽
= کھجور سے افطار.....	✽
۱۷ افطار سے پہلے اور بعد کی دعاء.....	✽
=	کن چیسزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے اور کن سے نہیں؟	✽
= روزے میں انجکشن، گلوکوز، اور انشولین لینا (۱).....	✽
۱۸ روزے میں بذریعہ انجکشن خون نکالنا، یا پچھنا لگانا / حجامہ کرنا (۲).....	✽
= روزے میں ڈیالیسیس کرنا (۳).....	✽
= روزے میں آکسیجن لینا (۴).....	✽

۱۸(۵) آنکھ میں دوا ڈالنا یا سرمہ لگانا	✽
۱۹(۶) کان یا ناک میں دوا ڈالنا	✽
=(۷) کان میں پانی داخل ہونا یا داخل کرنا	✽
=(۸) کان کا میل نکالنا	✽
۲۰(۹) ناک کے بلغم کو کھینچ کر حلق میں لانا	✽
=(۱۰) ویکس بام وغیرہ تیز دوائیں لگانا یا سوگھنا	✽
=(۱۱) سردی نزلے یا سانس کے مریض کا امہیلر استعمال کرنا	✽
۲۱(۱۲) ہونٹ پر آئے ہوئے تھوک کو چاٹنا	✽
=(۱۳) بیوی کی زبان یا ہونٹ منہ میں لے کر چوسنا	✽
=(۱۴) روزے میں قے ہو جانا یا قصداً کرنا	✽
=(۱۵) منہ میں قے آنے کے بعد واپس لوٹ جانا یا عمداً لوٹانا	✽
۲۲(۱۶) منہ بھرتے کی حد: فائدہ	✽
=(۱۷) ایسی ڈی ٹی یا ڈ کارکی وجہ سے منہ میں پانی یا غذا کا نکلنا	✽
۲۳(۱۸) کسی چیز کو محض زبان سے چکھنا / بیوی یا خادم کا سالن چکھنا	✽
=(۱۹) پان یا تمباکو دبا کر سو گیا اور اسی حال میں صبح صادق ہو گئی	✽
=(۲۰) دانت سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ نکل گیا	✽
=(۲۱) روزے میں دانت نکلوانا	✽

۲۳(۲۱)۔ دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز نگل جانا	✽
۲۴(۲۲)۔ حلق میں غبار، کھسی، دھواں یا بارش کا قطرہ داخل ہونا	✽
=(۲۳)۔ آنسو یا پسینے کے قطرے منہ میں داخل ہونا	✽
=(۲۴)۔ کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا جانا	✽
۲۵(۲۵)۔ روزے میں منجن یا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا	✽
=(۲۶)۔ تمباکو منہ میں رکھنا	✽
=(۲۷)۔ جلق یعنی ہاتھ کے ذریعہ منی نکالنا	✽
=(۲۸)۔ عورت کی نگلی تصویر یا ویڈیو دیکھ کر انزال ہو جانا	✽
=(۲۹)۔ عورت کو دیکھنے یا محض خیال سے انزال ہو جانا	✽
=(۳۰)۔ عورت کو مس کرنے (چھونے) سے انزال ہو جانا	✽
۲۶(۳۱)۔ شرم گاہ میں انگلی داخل کرنا	✽
=(۳۲)۔ عورت کا اپنے آگے کے راستے میں کپڑا یا روئی رکھنا	✽
=(۳۳)۔ بوسیر کے مسوں پر دوائی لگانا	✽
۲۷(۳۴)۔ روزے میں انیما (Anema) لینا، یا حقنہ کرنا	✽
=(۳۵)۔ پیشاب کے راستے میں دوا ٹپکانا	✽
=(۳۶)۔ عورت کے آگے یا پیچھے کے مقام میں وطی کرنا	✽
۲۸(۳۷)۔ استنجاء میں اتنا مبالغہ کرنا کہ پانی موضع حقنہ تک پہنچ جائے	✽

۲۸بیہوش ہو جانا یا مرگی طاری ہونا (۳۸).....	✽
=نفل روزے کے متعلق ایک غفلت.....	✽
۲۹	روزے کا کفارہ	✽
=کفارہ کمال درجے کے قصور میں لازم ہوتا ہے.....	✽
=کامل قصور یہ ہے کہ افطار صورتاً و معناً ہو.....	✽
=کھانے پینے میں صورتاً و معناً کی مثال.....	✽
۳۱جماع میں صورتاً و معناً (حقیقتاً) کا مطلب.....	✽
۳۲نیز کفارہ کیلئے رمضان کا اداروزہ، رضامندی وغیرہ شرائط بھی ہے.....	✽
۳۳پھر شبہ سے کفارہ ساقط ہو جاتا ہے..... شبہ کا مطلب.....	✽
۳۴	کفارہ کی کیفیت و مقدار	
=کفارہ ادا کرنے کا طریقہ..... کفارہ کا مروجہ حساب.....	✽
۳۷ایک رمضان میں ایک سے زیادہ روزے توڑنا.....	✽
=	روزے کے مکروہات	✽
=اور وہ (بطور حصر ادعائی) کل نو ہیں.....	✽
۳۸لیکن یہ چیزیں روزے میں مکروہ نہیں.....	✽
۳۹	فدیہ	✽
=فدیہ کون دے سکتا ہے اور کون نہیں؟.....	✽
=فدیہ کی مقدار.....	✽

۴۰ فائدہ: فائدہ	✽
= پہلے پیشگی فدیہ دینا	✽
= کئی روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو یا ایک فدیہ کئی مساکین کو دینا	✽
۴۱	روزہ نہ رکھنے کے اعذار	✽
= اور وہ کل پانچ ہیں	✽
۴۲	وہ لوگ جن کو روزہ داروں کے ساتھ مشابہت لازم ہے	✽
= اور وہ چھ لوگ ہیں	✽
۴۳	وہ لوگ جن کو مشابہت لازم بلکہ جائز نہیں	✽
= اور وہ تین لوگ ہیں	✽



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزے کا بیان

روزے کی اقسام:

(۱) فرض روزہ:

وہ رمضان کا ادا یا قضا روزہ ہے۔ رمضان کے روزے چاند کے حساب سے ۲۹ دن یا ۳۰ دن کے ہوتے ہیں ۲۹ سے کم اور ۳۰ سے زیادہ روزے رکھنا جائز نہیں۔

ہاں! مگر کوئی شخص مثلاً مکہ وغیرہ میں مکمل ۳۰ روزے رکھ کر یہاں انڈیا آئے اور یہاں ابھی رمضان چل رہا ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ احتراً ما للوقت و موافقۃً للمسلمین یہاں بھی روزہ رکھے اگرچہ اس کا فریضہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور اگر یہ صورت ہو کہ یہاں سے مکہ گیا اور کل روزے اس کے ۲۸ ہی ہوئے تو اس کو چاہئے کہ عید کے بعد باقی ایک روزہ کی قضا کر لے۔ (محمود دیہ: ۱۰/۳۷-۳۸)

(۳۸، أحسن الفتاوی: ۴/۲۳۳)

(۲) واجب معین روزہ:

وہ دُوروزے ہیں: متعین تاریخ کی نذر کاروزہ اور اس شخص کا روزہ جس نے رمضان یا عید الفطر کا چاند تہادیکھا ہو اور اس کی گواہی قبول نہ کی گئی ہو۔ پس اس پر اس معین دن کا روزہ واجب ہوگا اگر افطار کرے گا تو گنہگار ہوگا لیکن صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (ومن رأى هلال رمضان وحده أو هلال الفطر وحده لزمه الصيام... ولا يفطر وإن أفطر فلا كفارة عليه). (حاشية الطحطاوى: ۶۵۱)

(۳) واجب غیر معین:

وہ سات قسم کے روزے ہیں:

اول: غیر متعین تاریخ کی نذر کاروزہ۔

دوم: نذر کا قضا کی روزہ۔

سوم: اس نفل کا روزہ جس کو شروع کرنے کے بعد توڑ دیا ہو، یا خود بخود ٹوٹا ہو مثلاً حیض عارض آگیا پس اس کی قضا واجب ہوگی یہی صحیح ہے۔

چہارم: اعتکاف کا روزہ، خواہ اعتکاف واجب ہو یا سنت مؤکدہ (لیکن نفل اعتکاف میں روزہ واجب نہیں)

پنجم: کفارات کے روزے: یعنی کفارہ قتل، کفارہ ظہار، کفارہ افطار رمضان، ان تینوں کفارات میں لگا تار دو مہینے روزے رکھنا واجب ہے اور کفارہ یمین (قسم توڑنے کا کفارہ) اس میں تین دن کے روزے ہیں (یادس مسکینوں کو کھانا کھلانا

ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔

ششم: تمتع یا قرآن کرنے والے حاجی کے لئے دس روزے یعنی جب اسے قربانی میسر نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے، تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر واپس لوٹ کر۔

ہفتم: احرام کی حالت میں کوئی جرم کرنے مثلاً سر منڈانے، سہلا ہوا کپڑا پہننے، شکار کرنے وغیرہ کے کفارہ میں تین روزے۔ جب کہ اس نے روزوں کو اختیار کیا ہو (اس لئے کہ اس کو قربانی کرنے یا چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دینے یا تین روزے رکھنے میں سے کسی ایک کا اختیار ہے، مگر خیال رہے کہ یہ اختیار اس وقت ہے جب کہ جرم کسی مجبوری یا مرض کی وجہ سے کیا ہو ورنہ دم ادا کرنا متعین ہوگا) (مستفاد: حاشیۃ لطحطاوی: ۶۳۸؛ ردالمحتار: ۴۱۲/۳-۳۳۸)

(۴) مسنون روزہ:

وہ عاشورہ محرم یعنی دس محرم کا روزہ ہے، اس کے ساتھ نوا گیا رہ محرم کا روزہ رکھنا مستحب ہے تاکہ یہود کی مخالفت ہو جائے (صرف عاشورہ کا روزہ رکھنا بوجہ مشابہت یہود بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے) — پہلے عاشورہ کا روزہ فرض تھا رمضان کی فرضیت آئی تو عاشورہ کی فرضیت ختم ہو گئی، مگر استتباب باقی رہا، حدیث شریف میں اس روزے کی بڑی فضیلت آئی ہے: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عاشورہ کے دن کا روزہ: بیشک میں اللہ سے امید باندھتا ہوں کہ وہ اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیں گے۔ (ترمذی حدیث: ۷۴۳)

(۵) مستحب روزہ:

وہ گیارہ قسم کے روزے ہیں:

اول: شش عید: یعنی عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے۔ ان کو پورے مہینے میں متفرق رکھنا بھی جائز ہے اور مسلسل بھی، لیکن رمضان کے بعد فوراً مسلسل رکھنا بہتر ہے۔ یہ بھی صوم الدہر کی ایک شکل ہے جیسا کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے (ترمذی: حدیث: ۵۰، ابو داؤد: حدیث: ۲۴۳۴) اس لئے کہ شوال کے چھ روزے رمضان کے تیس روزوں کے ساتھ مل کر ۳۶ ہو جائیں گے۔ رمضان کے روزے اگر انتیس بھی ہوں گے تو تیس شمار ہوں گے، کیوں کہ حدیث میں آیا ہے: شہرا عید لا ینقصان، بخاری حدیث: ۱۸۹۱)۔ پھر الحسنۃ بعشرۃ امثالہا کے قاعدہ سے چھتیس کو دس میں ضرب دیں گے تو تین سو ساٹھ ہو جائیں گے اس طرح وہ صائم الدہر ہو جائے گا۔ (مستفاد: تحفۃ الأکملعی: ۱۳۳/۳)

دوم: پندرہ شعبان کا روزہ (لیکن پندرہ شعبان کی رات میں نفل نمازوں کو متعین کرنا، پٹانے چھوڑنا اور چراغاں کرنا اور قبرستان میں جانے کو ضروری سمجھنا یہ سب واہیات ہیں)۔ البتہ صرف تین باتیں ضعیف روایتوں سے ثابت ہیں:

(۱) اس رات اپنے لئے اور مردوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا (قبرستان میں جانا ضروری نہیں) (۲) پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا (۳) انفرادی طور پر حسب توفیق کوئی نیک کام کرنا یعنی تعداد کی تعیین کے بغیر نقلیں پڑھنا، تلاوت کرنا وغیرہ) (مستفاد

:تحفة الأعمی ۱۱۵/۳-۱۱۴)

سوم: عرفہ: یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ۔ اس کے متعلق بھی حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید باندھتا ہوں کہ یہ روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا (مراد گناہ صغیرہ ہیں، اگر صغیرہ نہ ہو تو کبیرہ میں تخفیف ہوگی، ورنہ درجات بلند ہوں گے) (ترمذی: حدیث: ۷۴۰) یہ روزہ ہر ایک کے لئے مسنون ہے، حج کرنے والے کو بھی بشرطیکہ اس کو افعال حج ادا کرنے میں ضعف کا خطرہ نہ ہو ورنہ اس کے لئے روزہ مکروہ ہوگا۔ وعرفة ولو لحاج لم يضعفه - فلو أضعفه کرہ۔ (رد المحتار: ۳۳۶/۳)

چہارم: ہر ماہ کے تین روزے۔ ان روزوں کو ایام بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو رکھنا زیادہ بہتر ہے، یہ صوم الدہر کی ایک شکل ہے کیوں کہ الحسنة بعشرة أمثالها کے قاعدہ سے تین روزے تیس روزے ہو گئے پس ہر ماہ تین روزے رکھنے والا صائم الدہر ہو جیسا کہ حضرت ابو ذر اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔ (ترمذی: حدیث: ۷۵۳، مسلم: حدیث: ۲۶۹۹، صحیح ابن خزیمہ: حدیث: ۲۱۵۲)

پنجم: جمعہ کے دن کا روزہ، یہ بالا جماع مستحب ہے، البتہ اگر تخصیص سے تفضیل کا وہم پیدا ہو جائے کہ آدمی جمعہ کے آگے پیچھے روزہ رکھنا جائز ہی نہ سمجھے تو تنہا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں (اس طرح سے متعارض روایات میں تطبیق بھی

ہو جائے گی) (تحفۃ الأمعی: ۱۱۸/۳)

ششم: ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کا روزہ۔ یہ بھی بالاجماع مستحب ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو (بارگاہ ایزدی میں) پیش کئے جاتے ہیں، لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کئے جائیں کہ میں روزے سے ہوں۔ (ترمذی حدیث: ۷۳۸)

ہفتم: ماہ محرم کے روزے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔ (ترمذی حدیث: ۷۳۱، مسلم حدیث: ۲۷۰۸)

ہشتم: ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے نوروزے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی دن میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہے، اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی نفلیں شب قدر کی نفلوں کے برابر ہیں (لیکن دس ذی الحجہ یعنی عید الاضحیٰ کا روزہ حرام ہے، وہ عشرہ میں داخل نہیں) (ترمذی حدیث: ۷۲۹)

نہم: شعبان کے مہینے کے روزے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ (سوائے رمضان کے) کسی اور مہینے میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا (ترمذی حدیث: ۷۲۸) لیکن ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کا آدھا مہینہ گزر جائے تو

روزہ مت رکھو (ترمذی: حدیث: ۷۲۹، دارمی: حدیث: ۱۷۴۴) پس بظاہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں تعارض ہے، علماء نے اس کا حل یہ بیان کیا ہے کہ جن لوگوں کو روزے کمزور کرتے ہیں ان کے لئے یہ ممانعت ہے کہ وہ شعبان کے نصف آخر میں روزہ نہ رکھے بلکہ کھاپی کر قوت حاصل کریں تاکہ رمضان کے روزے اور دیگر عبادات نشاط کے ساتھ ادا کر سکیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ طاقت ور تھے اس لئے نصف شعبان کے بعد بھی روزہ رکھتے تھے اور امت میں سے جو اس کی طاقت رکھتے ہیں اور روزے ان کو کمزور نہیں کرتے وہ بھی نصف شعبان کے بعد روزے رکھ سکتے ہیں، ممانعت صرف کمزوروں کے لئے ہے۔ مستفاد: تحفة الألمعی: ۱۱۱/۳، فتح الباری: باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين؛ تحفة الاحوذی: باب ماجاء في كراهية الصوم في النصف الباقي من شعبان لحال رمضان)

دہم: صوم داؤدی: یعنی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ ایک دن افطار کرے اور ایک دن روزہ رکھے (سوائے پانچ ممنوعہ دنوں کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ (بخاری: حدیث: ۳۳۴۷، مسلم: حدیث: ۲۶۸۲، ترمذی: حدیث: ۷۶۱)

یازدہم: یوم الشک کا روزہ (جب اٹیس شعبان کو مطلع صاف نہ ہو جس کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے یا کسی نے چاند کی گواہی دی اور فاسق ہونے کی وجہ سے اس کی

گو، ہی قبول نہ کی گئی تو اگلا دن یوم الشک ہے، کیوں کہ اس دن میں رمضان کے ہونے اور نہ ہونے میں ایک طرح کا شک ہو گیا) احناف کے یہاں یوم الشک کا روزہ خواص کے لئے مستحب ہے اور عوام کے لئے مکروہ ہے۔ خواص اور عوام میں فرق یہ ہے جو یوم الشک کی نیت کو جانتا ہے وہ خاص ہے اور جو نہیں جانتا وہ عام ہے۔ یوم الشک کی نیت یہ ہے کہ پختہ ارادے کے ساتھ نفل روزے کی نیت کرے، دل میں یہ خیال نہ آئے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان کا روزہ ورنہ نفل روزہ، یعنی نیت میں تردد نہ ہو بلکہ نفل کی پکی اور یقینی نیت کرے، پھر اس نیت کے بعد اگر دل میں رمضان کا خیال آجائے کہ شاید آج رمضان کا دن ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیوں کہ وہ اسی احتمال ہی کی وجہ سے تو احتیاطاً روزہ رکھ رہا ہے۔

اور خواص کو چاہئے کہ یہ روزہ عوام اور جہلاء کے سامنے نہ رکھیں ورنہ وہ بھی دیکھا دیکھی روزہ شروع کر دیں گے اور رمضان پر زیادتی کا خیال کریں گے یا پھر روزہ رکھنے والوں کو متہم کریں گے۔ استفاد: أبو داؤد: حدیث: ۲۳۳۵، ترمذی: حدیث: ۶۷۹- وکل من علم كيفية صوم الشك فهو من الخواص وإلا فمن العوام، والنية المعتبر هنا أي ينوي التطوع على سبيل الجزم... ولا يخطر بباله أنه إن كان من رمضان فعنه... وليس بصائم لوردد في أصل النية بأن نوى أن يصوم غدا إن كان من رمضان وإلا فلا

(الدرالمختار) ولا یضر خطور احتمال کونہ من رمضان بعد جزمہ بنیۃ

النفل لآنیصوم احتیاطاً لذلک الاحتمال. (ردالمحتار: ۳۳۹/۳)

(۶) مکروہ تحریمی روزہ:

یہ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) کا روزہ ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، اس لئے کہ یہ دن کھانے پینے کے ہیں، پس ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے (پھر اس میں بھی عیدین کے روزے کی حرمت بنسبت ایام تشریق کے زیادہ ہے) (مسند أحمد: حدیث ۱۶۳۸۸، شرح الزرقانی: باب یوم الفطر والأضحی والدھر، ردالمحتار: ۳۳۶/۳)

(۷) مکروہ تنزیہی روزہ:

وہ آٹھ قسم کے روزے ہیں:

اول: تنہا سنیچر کا روزہ یا تنہا اتوار کا روزہ۔ اس لئے کہ یہود سنیچر کا اور نصاریٰ اتوار کا غیر معمولی احترام کرتے ہیں، تو روزہ رکھنے میں ان کے ساتھ ایک طرح کی مشابہت آتی ہے۔ لیکن اگر اس دن کے آگے پیچھے روزہ رکھ لے یعنی سنیچر کے ساتھ جمعہ یا اتوار کا بھی روزہ رکھ لے یا اتوار کے ساتھ سنیچر یا پیر کا بھی روزہ رکھ لے تو مکروہ نہیں، اسی طرح یہ دن عادت کے ایام میں آجائیں مثلاً کوئی شخص ہمیشہ ایک دن ناعہ کر کے ایک دن روزہ رکھتا ہے یا مہینہ کے شروع میں تین دن روزہ رکھتا ہے پس سنیچر یا اتوار اس میں واقع ہو تو کوئی حرج نہیں بلا کراہت جائز ہے۔ (ردالمحتار:

۳۷۷/۳، بدائع الصنائع: ۲/۸۱، منححة الخالق، علی البحر الرائق:

(۴۵۱/۲)

دوم: تہا عاشوراء کا روزہ (اس کی تفصیل بعنوان ”مسنون“ کے تحت گذر چکی)

سوم: تہا جمعہ کا روزہ (یہ اس وقت مکروہ ہے جبکہ تخصیص سے تفضیل کا وہم

ہوتا ہو یعنی آدمی جمعہ کے آگے پیچھے روزے کو جائز ہی نہ سمجھے، اگر ایسا نہ ہو تو مکروہ

نہیں، کما مر)

چہارم: رمضان کے استقبال میں رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ رکھنا۔

کیوں کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے (اس لئے کہ اس سے حقیقۃً یا صورتاً

رمضان پر زیادتی لازم آتی ہے اور یہ جائز نہیں) ہاں! البتہ اگر عادت کا دن ہو مثلاً

کسی کو جمعہ کو روزہ رکھنے کی عادت ہے اور اتفاق سے آتیس یا تیس شعبان جمعہ کا دن

ہو تو اس کے لئے روزہ بلا کراہت جائز ہے (ترمذی: حدیث: ۶۷۷، نسائی:

حدیث: ۲۱۹۰، مسند أحمد: حدیث: ۱۰۲۶۶)

پنجم: نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا (یہ کمزوروں کے لئے ہے جیسا کہ

بعنوان ”مستحب، نہر نہم“ کے تحت تفصیل سے گذر چکا)

ششم: صوم الدہر: یعنی پورے سال روزے رکھنا، حتیٰ کہ عیدین اور ایام

تشریق میں بھی روزہ رکھنا جن میں روزہ حرام ہے— اگر عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے اور باقی تمام دنوں میں روزہ رکھے تو یہ صورت جائز ہے، مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے یہی زیادہ مناسب ہے، کیوں کہ ایسا روزہ یا تو آدمی کو کمزور کر دے گا یا صبح سے پہلے اور غروب کے بعد کھانے کی عادت بن جائے گی پس روزہ بے فائدہ ہو جائے گا، اسی لئے بعض صحابہ نے جب اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا اور اجازت دی صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کی اور اس روزہ کو پسند بھی فرمایا کیوں کہ اس میں نہ تو کمزوری آتی ہے اور نہ بھوکا رہنے کی عادت پڑتی ہے۔ (ردالمحتار: ۳/۱۳۷، ۳۳۷ بخاری: حدیث ۱۹۵۶)

ہفتم: صوم وصال: یعنی آدمی غروب کے بعد افطار نہ کرے اور مسلسل بغیر کھائے پیئے کئی دن کا روزہ رکھے، نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے (صحیح ابن حبان: ۳/۲۷، حدیث: ۳۵۳۳) یہ ممانعت ارشادی ہے یعنی امت کے لئے شفقت کے طور پر ہے، پس اگر کوئی اس طرح کے روزے کی طاقت رکھے تو اس کے لئے جائز ہے (جیسا کہ بعض اکابر صحابہ نے صوم وصال رکھا ہے) مگر چونکہ عام لوگوں کے لئے اس میں دشواری ہے اس لئے ان کو صوم وصال نہیں رکھنا چاہئے۔ (تحفة الأمعی: ۱۵۲/۳)

ہشتم: عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا۔ کیوں کہ اس کے ساتھ اس کے خاوند کا حق متعلق ہے، اگر رکھ لیا ہے تو خاوند کے حق کی وجہ سے افطار کرنا جائز ہے پھر بعد میں اس کی اجازت پر یا اس سے جدائی پر قضا واجب ہے۔

ولا يصوم المرأة نفلاً إلا بإذن الزوج... ولو فطرها وجب القضاء بإذنه أو بعد الغيبة. (الدر المختار) والظاهر أن لها الإفطار بعد الشروع رفعاً للمعصية فهو عذر. (رد المحتار: ۴۱۵/۳، حاشية الطحطاوي: ۶۴۱)

جس روزے کی اصل نفل ہو مگر عارض کی وجہ سے واجب ہوا ہو مثلاً قسم و نذر کا روزہ، وہ بھی نفل کے حکم میں ہے یعنی بلا اجازت شوہر کے مکروہ ہے۔ مگر رمضان کا ادا یا قضا روزہ اجازت پر موقوف نہیں۔ وأطلق النفل فشملاً ما أصله نفل لكن وجب بعارض، ولذا قال في البحر عن القنية: للزوج أن يمنع زوجته عن كل ما كان الإيجاب من جهتها كالنطوع والنذر واليمين دون ما كان من جهته تعالى كقضاء رمضان. (رد المحتار: ۴۱۵/۳)

نیت:

① روزہ کی صحت کے لئے نیت شرط ہے تاکہ عادت سے عبادت کی تمیز ہو جائے کیوں کہ کھانے پینے وغیرہ سے رکنا کبھی پرہیز کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی انسان کو اس کی خواہش نہ ہونے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے پس روزہ میں اور ان

امور میں نیت کے ذریعہ ہی امتیاز ہوتا ہے۔

① نیت کا تعلق دل سے ہے یعنی اپنے دل میں جانتا ہو کہ وہ فلاں روزہ رکھ رہا ہے، البتہ زبان سے نیت کر لے تو بہتر ہے، ضروری نہیں۔ (ردالمحتار: ۳/۳۴۵)

② روزہ کے ارادہ سے سحری کھانا بھی نیت کے قائم مقام ہے۔ والنسحرفی رمضان نية، ذکرہ نجم الدین النسفی۔ (ہندیہ: ۱۹۵/۱)

③ رمضان شریف میں ہر دن کے روزے کے لئے نئی نیت ضروری ہے، پورے مہینے کے لئے ایک ہی نیت کافی نہ ہوگی۔ ویحتاج صوم کل یوم من رمضان إلى نية الخ (الدرالمختار: ۳/۳۴۴)

④ نیت کا وقت رات سے یعنی غروب کے بعد سے ہے، بہتر ہے کہ روزہ افطار کرتے وقت اگلے دن کے روزے کی نیت کر لے۔

اور یہ وقت کب تک رہتا ہے اس میں تفصیل ہے: وہ یہ کہ رمضان، معینہ تاریخ کی نذر اور نفل روزوں میں نصف نہار شرعی تک (یعنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا جو وقت ہے اس کے نصف اول تک) نیت کا وقت رہتا ہے۔ اور رمضان کی قضا، غیر متعین تاریخ کی نذر، اس نفل کی قضا جس کو شروع کر کے توڑ دیا گیا ہو، ظہار، قسم اور قتل کے کفارات کے روزے، نیز حج سے متعلق روزوں میں ضروری ہے کہ رات ہی میں (یعنی صبح صادق سے پہلے) نیت کر لی جائے، ان میں صبح صادق کے بعد نیت معتبر نہیں، روزہ صحیح نہ ہوگا۔ (بحر الرائق: ۲/۴۵۲)

(۲۵۷، ہندیہ: ۱۹۶/۱-۱۹۵)

⑥ اور محض نیت سے روزہ رکھنا لازم نہیں ہو جاتا جب تک کہ صبح صادق نہ ہو جائے، پس اگر کوئی شخص رمضان میں رات میں نیت کے بعد صبح صادق سے پہلے (کسی عذر کی وجہ سے) اس نیت سے رجوع کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، جائز ہے۔ ولو نو ی من الیل ثم رجع عن نیتہ قبل طلوع الفجر صح رجوعہ فی الصیامات کلھا. (ہندیہ: ۱۹۵/۱)

⑦ اگر کسی نے اس حال میں صبح کی کہ نہ روزہ رکھنے کی نیت تھی اور نہ بے روزہ رہنے کی حالاں کہ وہ جانتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہے تو اس میں دو روایتیں ہیں: اظہر یہ ہے کہ وہ روزہ دار نہ ہوگا کیوں کہ محض رمضان کا علم ہونا نیت کے لئے کافی نہیں جب تک کہ نیت نہ کرے (لیکن اگر روزے کے ارادہ سے سحری کر لی ہے تو روزہ صحیح ہو جائے گا کیوں کہ سحری کھانا نیت ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا) فإن أصبح فی رمضان لا ینوی صوما ولا فطرا او هو یعلم أنه رمضان لأظہر أنه لا یصیر صائماً الخ (حاشیۃ الطحطاوی: ۶۲۲)

⑧ اگر کوئی شخص رمضان میں غیر رمضان یا نفل کی نیت کرے تو درست نہیں رمضان ہی کا روزہ ادا ہوگا، لیکن مسافر اور مریض جب واجب آخر کی نیت کرے تو درست ہے (وہی روزہ ادا ہوگا جس کی نیت کرے) البتہ نفل کی نیت ان کے لئے بھی درست نہیں رمضان کا روزہ ادا ہوگا، یہی صحیح قول ہے۔ و حاصلہ لو أن المریض والمسافر لو نوبا واجبا آخر وقع عنه، ولو نوبا نفلا أو أطلقا فغن

رمضان. (ردالمحتار: ۳/۳۴۳)

سحری:

① سحری کھانا مستحب ہے، مختلف حدیثوں میں اس کی ترغیب آئی ہے: ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ، سحری میں برکت ہے، دوسری حدیث میں ہے کہ: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے سے ہے (یعنی وہ سحری نہیں کرتے اور ہمارے لئے سحری ہے) (مسلم شریف: ۱/۳۵۰، أبو داؤد: ۱/۴۷، باب کیف الأذان)

② سحری کا مستحب وقت یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے پہلے اس کو کیا جائے، لیکن اتنی دیر نہ ہو کہ رات کا بقاء مشکوک ہو جائے ورنہ سحری کھانا مکروہ ہوگا (ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ سحری چھوڑ دے اور بغیر کھائے پئے ہی روزہ کی نیت کر لے) صحیح بخاری میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کرتے تھے تو سحری سے فارغ ہونے اور فجر کی اذان کے درمیان پچاس آیتوں کے پڑھنے کے بقدر فاصلہ رہتا تھا (یعنی تقریباً پانچ، چھ منٹ پہلے فارغ ہوتے تھے) (بخاری شریف: ۱/۲۵۷، ترمذی: حدیث (۶۹۵):

③ اگر کسی نے اس خیال سے سحری کھائی کہ صبح نہیں ہوئی پھر یقینی طور پر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہ ہوگا (لیکن یہ پورا دن روزے داروں کی طرح گزارنا واجب ہے) اور اگر صبح ہونے نہ ہونے میں شک

ہو تو وہ روزہ صحیح ہو جائے گا قضا لازم نہ ہوگی۔ تسحر علی ظن أن الفجر لم یطلع
 وهو طالع یجب علیہ قضاءہ ولا کفارة علیہ... إذا شک فی الفجر فالأفضل
 أن یدع الأکل ولو أکل فصومه تام ما لم یتیقن أنه أکل بعد الفجر۔ (ہندیہ:
 ۱۹۴/۱)

افطار:

① جب سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے اور کوئی شک باقی نہ رہے تو
 افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے، حدیث شریف میں ہے کہ لوگ برابر خیر پر رہیں
 گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ (مسلم شریف: ۱۵۱/۱)

② اگر سورج غروب ہونے کا یقین ہو گیا اور افطار کر لیا پھر معلوم ہوا کہ غروب
 نہیں ہوا تھا تو صرف روزے کی قضا لازم ہوگی اور اگر آفتاب غروب ہونے کا محض
 گمان تھا (یقین نہیں تھا) پھر بھی افطار کر لیا تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب
 ہوگا، خواہ بعد میں غروب ہونا ظاہر ہو یا نہ ہو۔ وأما لو شك فی الغروب ولم یتبین
 له شیء ففی لزوم الکفارة وایتان، ومختار الفقیہ أبی جعفر لزومها، وإذا
 غلب علی ظنه أنها لم تغرب فأفطر علیہ الکفارة سواء تبین أنه أکل قبل
 الغروب أو لم یتبین له شیء لأن الأصل بقاء النهار وغلبة الظن کالیقین۔
 (مراقی الفلاح: ۶۷۶)

③ کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے، اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر کسی بھی چیز سے افطار
 کر لے۔ (ابوداؤد: حدیث: ۲۳۵۶، سنن دارمی: حدیث: ۱۷۰۵)

۴) افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (الہی! میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق سے افطار کیا)

۵) اور جب افطار سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے: ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ العُرْوُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى (پیارا بچھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر بھی ثابت ہے)

۶) اگر دوسرے کے پاس افطار کرے تو یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے: اَفْطَرْتُ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلْتُ طَعَامَكُمْ الأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ المَلَأِكَةُ (روزہ دار تمہارے یہاں افطار کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے آپ کے لئے دعا رحمت کریں) (أبو داؤد: حدیث: ۲۳۵۹، مسلم: ۱۲۵۱، دارمی: حدیث: ۱۷۷۶)

۷) نیز روزہ دار کے لیے مستحب ہے کہ افطار کے وقت دنیا آخرت کے لئے جو چاہے دعا مانگے، حدیث میں ہے کہ: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی ان میں سے ایک روزہ دار کی دعا ہے جو افطار کے وقت مانگتا ہے۔ (ابن ماجہ: حدیث: ۱۸۰۵، صحیح ابن خزیمہ: حدیث: ۱۹۰۲)

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے اور کن سے نہیں؟

۱) انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر چہ رگ میں لیا جائے، یہی حکم گلوکوز، انشولین اور خون چڑھانے کا ہے، البتہ وہ انجکشن جو براہ راست پیٹ میں دیا جائے (جیسا

کہ کتا کاٹنے پر دیا جاتا ہے) اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ فقہاء نے اس زخم پر دوا ڈالنے کو ناقض روزہ قرار دیا ہے جو سر میں ہو اور دماغ تک پہنچ جائے یا پیٹ میں ہو اور معدہ تک پہنچ جائے (لیکن کفارہ واجب نہ ہوگا) (مستفاد: نظام الفتاویٰ: ۱۳۳؛ أحسن الفتاویٰ: ۴/۳۳۲؛ إمداد الفتاویٰ: ۲/۱۴۵)

② روزے میں بذریعہ انجکشن خون نکلوانا جائز ہے، کیوں کہ یہ پچھنے کی طرح ہے، پس جس طرح پچھنا لگانے/حجامہ کرنے سے روزے فاسد نہیں ہوتا اس سے بھی فاسد نہ ہوگا البتہ اگر ایسے ضعف کا خطرہ ہو کہ روزہ کی طاقت نہ رہے گی تو مکروہ ہے۔ (إعلاء السنن: ۱۳۵/۹)

③ ڈیالیسیس (Dialysis) سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیوں کہ اس عمل کا تعلق خون کی صفائی سے ہے، براہ راست جوف معدہ یا دماغ میں اس سے کوئی چیز داخل نہیں ہوتی۔ وما یدخل من مسام البدن من الدھن لا یفطر۔ (ہندیہ: ۱/۲۰۳) لا یفسد صوم من أقطر الماء أم الدھن فی مخرج بولہ، ولو وصل إلی المثانة، أما لو أقطرت فی قبلها فسدت بالإنفاق۔ (شرح التنویر: ۲/۴۶۱ حاشیة الطحطاوی ۱/۶۷۲)

④ آکسیجن (Oxygen) لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیوں کہ آکسیجن محض ایک صاف ستھری ہوا ہے، اس کا بدن میں جانا مفسد صوم نہیں۔ (جدید فقہی مسائل: ۱۲۸) (البتہ آکسیجن کے ساتھ کوئی دوا بھی شامل کی جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا)

⑤ آنکھ میں دوا ڈالنے یا سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ اس سرمہ یا دوا

کا اثر آنکھ میں لگانے کے بعد تھوک یا ناک میں محسوس ہو۔ أو اکتحل أو احتجم وإن وجد طعمه في حلقه. (الدر المختار) وکذا لو بزق فوجد لونه في الأصح. (ردالمحتار: ۳۶۶/۳) تاہم مراعات خلاف کی بنا پر آنکھ میں دوا وغیرہ ڈالنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے کیوں کہ مالکیہ کے نزدیک اگر آنکھ کی دوا کا اثر حلق تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (کتاب الفقہ علی المذاهب الأربعة: ۵۱۲/۲)

⑥ کان اور ناک میں دوا یا تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے (لیکن کفارہ واجب نہ ہوگا) (حاشیة الطحاوی: ۶۷۲)

⑦ کان میں پانی چلا جائے تو بالاتفاق روزہ فاسد نہیں ہوتا، لیکن اگر قصداً پانی ڈالا جائے تو اس میں اختلاف ہے تصحیح دونوں طرف ہے پس احتیاط کرنا چاہئے (البتہ دوا سے بہر صورت ٹوٹ جائے گا خواہ بلا قصد ڈالے یا قصداً) والحاصل الاتفاق علی الفطر بصب الدهن وعلی عدمه بدخول الماء، واختلف التصحیح فی إدخاله. (ردالمحتار ۳۶۷/۳، البحر الرائق: ۴۸۷/۲)

⑧ کان کا میل نکالنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا، خواہ کتنی ہی بار کان میں سلائی داخل کی جائے۔ أو حک أذنه بعود فخرج علیه درن "مما في الصماخ" ثم أدخله "أي العود" مراراً إلى أذنه "لا يفسد صومه بالإجماع كما في البزازية لعدم وصول المفطر إلى الدماغ" (مراقی الفلاح علی هامش الطحاوی)

⑨ ناک میں بلغم تھا اور اسے حلق کی جانب کھینچا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔
لیکن اگر ناک میں پانی ڈال کر کھینچا اور پانی حلق تک پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، کفارہ نہیں آئے گا (پس وضو، غسل میں اس کا خیال رکھنا چاہئے)
(رد المحتار ۳/۳۳۷)

⑩ ویکس بام یا ہومیو پیتھک کی بعض دوائیں (جو محض سونگھنے کے لئے ہوتی ہیں) جن میں اتنی حدت اور تیزی ہوتی ہے کہ اس کا اثر دماغ تک پہنچتا ہے روزے میں اس کے سونگھنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا کیوں کہ کسی چیز کا محض ”اثر“ پیٹ یا دماغ میں جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے ”اجزاء“ نہ پہنچے جیسا کہ عطر، لوبان وغیرہ کے سونگھنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ وفي القہستانی:
طعم الأدوية وريح العطر إذا وجد في حلقة لم يفطر كما في المحيط .
(رد المحتار: ۳/۳۶۷، محمودیہ: ۱۰/۱۵۵)

⑪ پس وہ انہیلر (inhaler) جو بطور کیچن مروج ہے اور سردی نزلے کے مریض ناک سے کھینچتے ہیں اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، کیوں اس میں ویکس بام وغیرہ مرطوب دوا ہوتی ہے جس کی بس حدت دماغ میں پہنچتی ہے اس کے اجزاء اندر داخل نہیں ہوتے (تاہم احتیاط بہتر ہے یعنی بلا شدید ضرورت استعمال نہ کرے کیوں کہ بعض کے نزدیک وہ مفسد ہے)

البتہ وہ انہیلر جو سانس کے مریض استعمال کرتے ہیں۔ جس کو سانس کا پمپ بھی کہتے ہیں۔ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے کیوں کہ اس میں خشک دوا کا سفوف

ہوتا ہے جس کے اجزاء کا معدہ میں پہنچنا یقینی ہوتا ہے، جیسا کہ اگر بتی اور لوبان وغیرہ کا دھوا (قصداً) سوگھا جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ لو تبخر بخور فأواه إلى نفسه واشتمه ذاکر الصومه أفطر لإمكان التحرز عنه. (ردالمحتار: ۳/۳۶۶)

۱۷) ہونٹ پر آئے ہوئے تھوک کو چاٹنا تو کوئی حرج نہیں، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ترطبت شفتاه ببقاہ عند الکلام أو غیرہ فابتلعہ لا یفسد للضرورة. (ہندیہ: ۲۰۳/۱، البحر الرائق: ۳/۴۷۷)

۱۸) بیوی کی زبان یا ہونٹ منہ میں لے کر چوستا رہا اور اس کا تھوک نکل گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور کفارہ بھی لازم ہوگا۔ لو ابتلع بزاق غیرہ کفر لو صدیقہو إلا لا. (البحر الرائق: ۳/۴۷۷)

۱۹) قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ زیادہ ہو یا کم۔ البتہ اگر قصداً (جان بوجھ کر) قے کی اور وہ بھی منہ بھر کر ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا (کفارہ لازم نہیں) اور منہ بھر سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ إذا فاء أو استقاء ملء الفم أو دونه عاد بنفسه أو أعاد أو خرج فلا فطر على الأصح إلا في الاعادة والاستسقاء بشرط ملء الفم. (ہندیہ: ۲۰۳/۱)

۲۰) اور قے کو لوٹانے میں تفصیل یہ ہے کہ: خود بخود بلا ارادہ لوٹنے سے بہر صورت روزہ فاسد نہ ہوگا خواہ منہ بھر کر ہو یا کم ہو۔

اور جان بوجھ کر لوٹائی تو اگر منہ بھر کر سے کم قے ہوئی تھی تو اس سے بھی روزہ

فاسد نہ ہوگا۔ اور اگر منہ بھر کر ہوئی تھی اور چنے کے برابر واپس لوٹا دی تو روزہ فاسد ہو جائے گا بشرطیکہ اس وقت یہ یاد بھی ہو کہ میں روزے سے ہوں، اور چنے سے کم لوٹائی تو فاسد نہ ہوگا۔ (وإن ذرعه القيء وخرج) ولم يعد (لا يفطر مطلقاً) ملاً أو لا (فإن عاد) بلا صنعه (و) لو (هو ملء الفم مع تذكره للصوم لا يفسد) خلافاً للثاني (وإن أعاده) أو قدر حمصة منه فأكثر حدادي (أفطر إجماعاً) ولا كفارة (إن ملاً الفم وإلا لا) هو المختار. (الدر المختار على هامش ردالمحتار: ۲/۴۱۴)

توجیہ: منہ بھر کر سے کم قے باطن کے حکم میں ہے اس لئے اس میں لوٹنے اور لوٹانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا جیسا کہ تھوک کا حکم ہے؛ اور منہ بھر کر قے خارج کے حکم میں ہے اس لیے اس میں لوٹنے سے تو بوجہ عذر روزہ فاسد نہ ہوگا لیکن لوٹانے میں حکم وہی ہوگا جو دانت میں پھنسی ہوئی چیز کا ہوتا ہے کہ اگر چنے کے مقدار ہو تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار: ۲/۴۱۴)

فائدہ: منہ بھر کر کی حد یہ ہے کہ منہ میں آجانے کے بعد بلا تکلف و مشقت کے اس کو روکنا ممکن نہ ہو۔

۱۶ اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی کو ایسی ڈی ٹی کی وجہ سے منہ میں تیزاب والا پانی آتا رہتا ہو یا ڈکار میں کچھ کھانا نکلے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا خواہ وہ پھر خود بخود واپس حلق میں چلا گیا ہو یا بالارادہ نکل لیا ہو کیوں کہ وہ منہ بھر کر نہیں ہوتا۔

۱۷ کسی چیز کو صرف زبان سے چکھا، نگلا نہیں تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر شوہر یا آقا ظالم ہو کھانے میں نمک مرچ کم ہونے پر گالی گلوچ کرتا ہو تو اس پریشانی سے بچنے لے لئے نمک وغیرہ چکھے تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح جب چھوٹا بچہ بغیر چبائے نہ کھا سکتا ہو اور کوئی نرم چیز میسر نہ ہو تو لقمہ چبا کر دینا بھی مکروہ نہیں۔ (رد المحتار: ۳/۵۹۳)

۱۸ ایک شخص رات میں روزے کی نیت کر کے منہ میں پان یا تمباکو دبا کر سو گیا، جب آنکھ کھلی تو صبح ہو گئی تھی اور منہ میں پان یا تمباکو تھا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ (امداد الفتاویٰ: ۲/۱۳۰)

۱۹ دانت سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ نکل گیا تو اگر خون کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا (کفارہ نہیں ہے) کیوں کہ مزہ محسوس ہونا یہ علامت ہے کہ خون کے تھوک سے زیادہ یا مساوی ہے، اور اگر خون کا مزہ محسوس نہ ہو تو یہ خون کے مغلوب ہونے کی علامت ہے اس سے روزے نہیں ٹوٹے گا۔ (ہندیہ: ۱/۲۰۳، الدر المختار: ۳/۳۶۸)

۲۰ روزے میں دانت نکلوانا مجبوری کے وقت جائز ہے، بلا ضرورت مکروہ ہے، لیکن خون پیٹ میں چلا گیا تو روزہ بہر صورت فاسد ہو جائے گا، کفارہ نہیں ہے۔ (أحسن الفتاویٰ: ۲/۴۳۶)

۲۱ دانتوں میں کوئی چیز پھنسی ہوئی تھی اسے نکل گیا تو اگر وہ چیز چنے کے دانے سے کم مقدار ہو تو کوئی حرج نہیں، اور اگر چنے کی مقدار ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن

اگر اس چیز کو منہ سے نکا کر اپنے ہاتھ میں (یا خلال پر) لیا پھر اسے نگل لیا تو ہر صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا خواہ وہ چیز چنے کے مقدار ہو یا اس سے کم (کفارہ نہ آئے گا) (رد المحتار: ۳۹۴/۳)

۳۲) حلق میں غبار یا کھسی یا دھواں وغیرہ داخل ہو جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، لیکن اگر قصد داخل کیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا (کفارہ نہیں ہے)۔ مگر بارش کا قطرہ حلق میں چلا گیا تو روزہ بہر صورت فاسد ہو جائے گا یعنی خواہ قصد ہو یا بلا قصد کیوں کہ اس سے بچنا ممکن ہے، پھر اگر قصد داخل کیا تو کفارہ بھی لازم ہوگا اور بلا قصد ہو تو لازم نہ ہوگا۔ لو وصل لحلقه دموعه... أو مطر أو ثلج فسد صومه لتيسير طبق الفم وفتحہ أحياناً مع الاحتراز عن الدخول وإن امتلعه متعمداً لزمته الكفارة. (البحر الرائق: ۲/۶۷، فتح القدیر: ۲/۷۳۳)

۳۳) آنسو یا پسینے کے ایک دو قطرے منہ میں داخل ہو جائیں تو روزہ نہ ٹوٹے گا، لیکن اگر کثیر مقدار میں ہوں کہ سارے منہ میں اس کی نمکینیت کا احساس ہونے لگے اور پھر جمع کر کے ان سب کو نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا (کفارہ نہ آئے گا) الدموع اذا دخلت فم الصائم إن كان قليلاً كالقطرة والقطرتين أو نحوهما لا يفسد صومه وإن كان كثيراً حتى وجد ملوحتة في جميع فمه واجتمع شيء كثير فابتلع يفسد صومه كذا عرق الوجه. (هنديہ: ۱/۲۰۳)

۳۴) کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا اگرچہ بلا ارادہ پانی داخل ہوا ہو، اس لئے کہ یہ ایک طرح کی کوتاہی ہے، اس کو کلی

میں احتیاط کرنی چاہئے تھی، یہ اس وقت ہے جبکہ اسے روزہ یاد ہو اور اگر روزہ ہی یاد نہ ہو تو پھر حلق میں پانی جانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا جیسا کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (یاد رہے کہ روزہ یاد ہونے کی قید ہر جگہ رہے گی) (حاشیۃ الطحطاوی: ۶۷۳)

۱۵) روزے میں منجن ملنا یا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا مکروہ ہے، لکڑی کی مسواک کو استعمال کرنا چاہئے۔ (إمداد الفتاویٰ: ۱۴۱/۲)

۱۶) تمباکو منہ میں رکھنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا اگرچہ تھوک نہ نکل جائے کیوں کہ تمباکو میں سر اور جوف معدہ تک انجذاب کی خاصیت ہے، مگر قضا آئے گی کفارہ نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۲۸/۶)

۱۷) حلق (ہاتھ کے ذریعہ منی نکالنے/مشت زنی) سے روزہ فاسد ہو جائے گا (کفارہ نہ آئے گا) (ردالمحتار: ۳۷۱/۳)

۱۸) عورت کی ننگی تصویر یا ویڈیو دیکھ کر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا (تاہم یہ اشد حرام ہے) البتہ اگر ساتھ میں مشت زنی بھی کی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (مستفاد: ہندیہ: ۲۰۴/۱، ردالمحتار: ۳۷۱/۳)

۱۹) عورت کے چہرے یا شرم گاہ کو محض دیکھنے یا خیال کرنے سے انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۲۰) البتہ اگر عورت کو مس کرنے سے، یا اس کے ایسے کپڑے کو چھونے سے جس

میں سے بدن کی حرارت محسوس ہو، یا بوسہ لینے سے؛ انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا (کفارہ نہ آئے گا) و اذا نظر إلى امرأة بشهوة في وجهها أو فرجها كرر النظر أولاً، لا يفطر إذا أنزل - و اذا قبل امرأته وأنزل فسد صومه من غير كفارة - ولو مس المرأة أو ثيابها فأمنى فإن وجد حرارة جلدها فسد وإفلا. (ہندیہ: ۲۰۴/۱)

۳۱) شرم گاہ میں انگلی داخل کی تو اگر انگلی خشک تھی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پانی یا تیل وغیرہ سے تر تھی تو روزہ ٹوٹ جائے گا (کفارہ نہیں ہے) عورت کے آگے کے مقام میں انگلی داخل کرنے کا بھی یہی حکم ہے خواہ وہ خود اپنی انگلی داخل کرے یا اس کا شوہر (لیکن شرط ہے کہ عورت کو انزال نہ ہو ورنہ اس کا روزہ بہر صورت فاسد ہو جائے گا، کفارہ نہ آئے گا) ولو أدخل إصبعه في استه أو المرأة في فرجها لا يفسد صومه وهو المختار إلا إذا كانت مبتلة بالماء أو الدهن. الخ (ہندیہ: ۲۰۳/۱، الدر المختار: ۳۶۹/۳)

۳۲) عورت نے آگے کے راستے میں روئی یا کپڑا رکھا اور وہ اندر تک غائب ہو گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر کپڑے کا ایک سرا باہر رہا یعنی باہر والی شرم گاہ میں رہا، اندر والے گول سوراخ میں پورا غائب نہیں ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ولو أدخلت قطنة إن غابت فسد وإن بقي طرفها في فرجها الخارج لا. (الدر المختار: ۳۹۷/۲)

۳۳) بوسیر کے مسوں پر دو انگلی تو روزہ فاسد نہ ہوگا اس لئے کہ وہ مسے موضع

حقنہ تک نہیں پہنچتے ہیں، البتہ کانچ (سیدھی آنت) کو (پانی وغیرہ سے) تر کر کے چڑھایا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیوں کہ وہ موضع حقنہ تک پہنچ جاتی ہے۔

پس اگر کسی روزے دار کو استنجائے میں کانچ نکلے تو اسے چاہئے کہ کپڑے وغیرہ سے جب تک پونچھ نہ لے کھڑانہ ہو ورنہ گیلی کانچ اندر جانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (مستفاد: أحسن الفتاویٰ: ۴۴۰/۲، إمداد الفتاویٰ: ۲/۱۵۰ حاشیہ)

۳۲) انیما (Anema) سے (یعنی پیٹ کی صفائی کے لیے پیچھے کے راستے سے دوئی چڑھانے سے) روزہ فاسد ہو جاتا ہے، بلکہ جس غرض سے بھی پاخانہ کے راستے سے اوپر دوئی چڑھائی جائے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اس عمل کو اصطلاح میں حقنہ کہا جاتا ہے۔ (رد المحتار: ۲/۲۰۲)

۳۵) پیشاب کے راستے میں دواڑپکانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اگرچہ وہ مثانہ تک پہنچ جائے، کیوں کہ وہ دوامعدہ تک نہیں پہنچتی، البتہ عورت نے اپنی آگے گی اس شرم گاہ میں جہاں سے حیض آتا ہے (نہ کہ پیشاب کا راستے میں) دواڑپکا کر یارکھ کر اندر تک پہنچادی تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ لایفسد صوم من أقطر الماء أم الدهن في مخرج بوله، ولو وصل إلى المثانة، أمالو أقطرت في قبلها فسدت بالاتفاق. (شرح التنوير: ۲/۲۶۱، حاشیة الطحطاوی ۱/۶۷۲)

۳۶) عورت کے آگے یا پیچھے کے مقام میں وطی کی تو روزہ فاسد ہو جائے گا ساتھ

میں کفارہ بھی لازم ہوگا (جبکہ رمضان کے ادا روزہ ہو) خواہ وطی سے انزال ہو یا نہ ہو، کیوں کہ یہ کامل جرم ہے، البتہ اگر عورت کے ساتھ زبردستی وطی کی گئی تو اس پر صرف قضا آئے گی کفارہ نہیں۔ من جامع عمدا في أحد السبيلين فعليه القضاء والكفارة ولا يشترط الإنزال في المحلين... وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة وإن كانت مكرهة فعليها القضاء دون الكفارة. (ہندیہ: ۲۰۵/۱)

۳۷ بڑے استنجاء میں اتنا مبالغہ کیا کہ پانی موضع حقنہ تک پہنچ گیا یعنی اس جگہ پہنچ گیا جہاں حقنہ یا انبیا کی سوئی/نالی اندر تک پہنچاتے ہیں تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، مگر ایسا ہونا نادر ہے، بلکہ عام حالت میں تو ایسا ممکن ہی نہیں، خواہ آدمی کتنا ہی استنجاء میں مبالغہ کر لے، ہاں کوئی شخص اس تعلق سے کسی بڑے مرض میں مبتلا ہو تو اس کے لیے ممکن ہے۔ ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد وهذا قلما يكون ولو كان فيورث داء عظيما. (الدر المختار: ۳۹۷/۲)

۳۸ بے ہوش ہونے یا مرگی طاری ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔... سوی یوم حدث الاغماء فيه أو في ليلته فلا يقضيه. (الدر المختار: ۴۱۷/۳)

نفل روزے سے متعلق ایک اہم مسئلہ:

جاننا چاہئے کہ نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے (جیسے نفل نماز) پس اگر رکھنے کے بعد توڑ دیا یا ٹوٹ گیا جیسا کہ نفل روزہ رکھنے کے بعد عورت

کو حیض آگیا تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی، بہت سی عورتیں اس مسئلہ سے غافل ہیں۔ لو شرعت تطوعاً فیہما فحاضت قضتہم۔ (الد الرالمختار: ۴۸۵/۱ باب الحيض - اللباب: ۱۶۰)

روزے کا کفارہ:

جب کوئی شخص رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس پر کفارہ لازم ہوتا ہے، لیکن وہ کفارہ کمال درجہ کے قصور پر لازم آتا ہے، اور کمال درجہ کا قصور یہ ہے کہ افطار (روزہ توڑنا) صورتاً و معنایاً دونوں طرح سے پایا جائے۔

① کھانے پینے میں صورتاً کا مطلب یہ ہے کہ روزہ افطار کرنے والی چیز منہ کے راستے سے پیٹ تک پہنچ جائے اور معنایاً کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز غذا یا دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہو یا اس سے لذت حاصل کی جاتی ہو اور طبیعت اس سے نفرت نہ کرتی ہو۔ پس اگر منہ کے راستے سے کوئی چیز پیٹ میں گئی لیکن وہ غذا یا دوا کے طور پر استعمال نہیں ہوتی ہے اور نہ اس سے لذت حاصل ہوتی ہے بلکہ طبیعت نفرت کرتی ہے تو یہ صورتاً افطار ہے معنایاً نہیں لہذا اس میں کفارہ نہ آئے گا۔ اور اگر منہ کے علاوہ کسی اور راستے سے پیٹ میں دوا یا غذا پہنچائی گئی تو یہ معنایاً افطار ہوگا صورتاً نہیں، اس میں بھی کفارہ نہ آئے گا۔ صرف صورتاً کی مثال ہے منہ کے راستے سے پیٹ میں کنکر پہنچایا، یا کسی کا تھوک چاٹ لیا یا چبایا ہو القمہ کھایا یا مٹی کھائی یا بہت سا نمک کھایا وغیرہ پس اس میں کفارہ نہیں ہے (لیکن اگر محبوب یا دوست یا بیوی کا تھوک نکل لیا یا اس کا چبایا ہو القمہ کھایا تو اس سے کفارہ لازم ہوگا

کیوں کہ اس سے طبیعت کو کراہت نہیں ہوتی بلکہ لذت حاصل ہوتی ہے تو یہ معنایاً بھی افطار ہے، اسی طرح اگر تھوڑا سا نمک کھایا تو کفارہ لازم ہوگا کیوں تھوڑے نمک میں طبیعت کو کراہت نہیں ہوتی (برخلاف زیادہ نمک کے) اسی طرح اگر کوئی ایسی مٹی کھائی جو دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے جیسے گل ارمنی اور وہ مٹی جو بھون لی جاتی ہے اور کھائی جاتی ہے جیسے ملتانی مٹی تو اس میں بھی کفارہ لازم ہوگا (مراقی الفلاح: ۶۶۶)۔ اور صرف معنایاً افطار کی مثال ہے حقنہ لگانا (یعنی پاخانہ کے راستے سے پیٹ میں دوا پہنچانا) وغیرہ اس میں بھی صرف قضا ہے کفارہ نہیں (لیکن انجکشن سے تو روزہ فاسد بھی نہ ہوگا اگر چہ رگ میں لیا جائے جیسا کہ بیان ہوا اس لئے کہ وہ براہ راست پیٹ میں نہیں پہنچتا اور فساد صوم کے لئے شیء کا بلا واسطہ پیٹ یا سر میں پہنچنا شرط ہے بالواسطہ نہیں) أن الكفارة لا تجب إلا بالفطر صورةً ومعنىً، ففي الأكل: الفطر صورة هو الابتلاع، والمعنى: كونه مما يصلح به البدن من غذاء أو دواء فلا تجب في ابتلاع نحو الحصة لوجود الصورة فقط، ولا في نحو الاحتقان لوجود المعنى فقط... ويظهر من ذلك أن مرادهم بما يتغذى به ما يكون فيه صلاح البدن بأن كان مما يوكل عادة على قصد التغذية أو التداوي أو التلذذ.. الخ (رد المحتار: ۳/۳۸، ہندیہ: ۱/۲۰۵)

فائدہ: کچا گوشت اور کچی چربی کھانے سے کفارہ لازم ہوگا اگرچہ وہ مردار کا گوشت ہو جب تک کہ وہ باسی ہو کر اس میں کیڑے نہ پڑ جائیں اس لئے کہ کیڑے پڑنے کے بعد وہ غذائیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں: میں نے کچے گوشت کے مسئلے میں کسی کا اختلاف نہیں دیکھا حالانکہ اس میں منہ سے نکلے ہوئے لقمے سے بھی بہت زیادہ نفرت پائی جاتی ہے، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ گوشت سے غذائیت حاصل کی جاتی ہے اور اس سے بدن کی اصلاح بھی مقصود ہوتی ہے، برخلاف منہ سے نکلے ہوئے لقمے اور گندھے ہوئے آٹے کے اور برخلاف کیڑے والے گوشت کے کیوں کہ یہ چیزیں بدن کو ایذا دینے والی ہیں نہ کہ اصلاح کرنے والی (پس فرق واضح ہو گیا) ولکن بشکل علی ذالک وجوب الکفارة بآکل اللحم النبیء ولو من میتة إلا إذا نتن ودود فإنی لم أر من ذکر فیہ خلا فاع أنه اشد عیافة من اللقمة المنخرجة، اللہم إلا أن یقال: اللحم فی ذاته مما یقصد فیہ التغذی وصلاح البدن بخلاف اللقمة المذکورة والعین وبنحلاما إذا دود لأنہ یؤذی البدن فلا یحصل بہ صلاحہ، هذا ما ظهر لی فی تحریر هذا المحل، واللہ تعالیٰ أعلم۔ (رد المحتار: ۳۸۷/۳)

② نیز کفارہ روزے میں جماع کرنے سے بھی واجب ہوتا ہے جب کہ جماع حقیقہ ہو، اور حقیقہ جماع کا مطلب ہے کہ مرد کے آلہ تناسل کا سر (سپاری) کسی عورت کے قبل یا کسی مرد یا عورت کے دبر میں پوری طرح داخل ہو جائے خواہ انزا ہو یا نہ ہو، اس سے فاعل و مفعول دونوں پر کفارہ آئے گا (البتہ زبردستی جماع کیا تو جس کے ساتھ زبردستی کی گئی اس پر کفارہ نہیں) اور اگر جماع حقیقہ نہ ہو بلکہ معنأ ہو تو صرف قضا آئے گی کفارہ لازم نہ ہوگا جیسے کسی کے ساتھ سبیلین کے علاوہ جسم میں جماع یا مساس کیا اور انزال ہو گیا، یا بوسہ لیا یا چھیڑ چھاڑ کیا اور انزال ہو گیا، یا ہاتھ

کے ذریعہ انزال کیا وغیرہ۔ ومن جامع آدمیا حیا عامدا فی أحد السبیلین... فعليه القضاء والكفارة أنزل أو لم ينزل لكمال الجنایة بقضاء شهوة الفرج... ومن جامع فيما دون الفرج كتفخيز وتبطين وقبلة ولمس أو جامع ميتة أو بهيمة فانزل فعليه القضاء... ولا كفارة عليه لانعدام صورته. (اللباب في شرح الكتاب للميداني: ۱۵۸-۱۵۷)

④ پھر کفارہ واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ رمضان کا ادائی روزہ ہو، کیوں کہ اس میں ماہ رمضان کی ہتک ہے۔ پس اس کے علاوہ یعنی نفل روزہ یا قضائے رمضان کا روزہ وغیرہ توڑنے میں کفارہ لازم نہ ہوگا اور افسد غیر صوم رمضان اداء لاختصاصها (ای الكفارة) بہتک رمضان. (الدر المختار: ۳۷۹/۳)

⑤ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے قصداً اپنی رضامندی سے افطار کیا ہو، پس اگر کسی نے زبردستی ڈرا تھمکا کر کوئی چیز کھلا دی یا بلا ارادہ منہ میں کوئی چیز چلی گئی جیسے کلی کرنے گیا اور بلا ارادہ پانی حلق میں چلا گیا تو اس میں کفارہ نہ آئے گا صرف قضا ہوگی۔ اکل مکرھا او مخطئا عليه القضاء دون الكفارة. (ہندیہ: ۲۰۲/۱)

⑥ اسی طرح روزے توڑنے کے بعد (غروب سے پہلے تک) کوئی ایسا عذر بھی لاحق نہ ہوا ہو جس سے روزہ توڑنا مباح ہو جاتا ہے جیسے حیض و نفاس یا سخت بیماری وغیرہ ورنہ کفارہ ساقط ہو جائے گا، نیز روزہ توڑنے سے پہلے کوئی ایسا عذر بھی پیش نہ

آیا ہو جس سے روزہ نہ رکھنا جائز ہوتا ہے جیسے سفر شرعی (۴۸ میل کا سفر) بیماری وغیرہ پس سفر میں یا سفر ختم کرنے کے بعد اسی دن روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہ ہوگا (لیکن اگر پہلے روزہ توڑا پھر سفر کیا تو بالاتفاق کفارہ لازم ہوگا) ولہبطر أما یبیح لأفطر بعدہ کمرض أو قبلہ کسفر - بأن سافر فأفطر أمالو أفطر طاعة فاتفقت الروایات علی عدم سقوطها. (حاشیة الطحطاوی: ۶۶۳)

⑥ اسی طرح اس کا روزہ توڑنا شبہ کے موقع پر نہ ہو اور شبہ خواہ اشتباہ بالنظیر کی وجہ سے ہو یا اختلاف علماء کی وجہ سے یا اس وجہ سے ہو کہ وہ جاہل ہو اور اس کو کوئی ایسی حدیث پہنچی ہو جس کی تاویل وہ نہیں جانتا یا اس کو کسی معتمد مفتی نے فتویٰ دیا ہو (اگرچہ فتویٰ کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہ ہو، اس لئے کہ عوام مفتی کے فتوے کو نص کی طرح مانتے ہیں جیسا کہ قاضی خاں میں ہے) پس اگر بھول کر کچھ کھایا پیا یا مجامعت کی یا احتلام ہو گیا یا دیکھنے سوچنے سے انزال ہو گیا اور (ان سب کے بعد) گمان کیا کہ روزہ فاسد ہو گیا پھر عمداً کھالیا، یا اس نے چھینا لگوا یا (یا انجکشن لگوا یا وغیرہ) اور کسی معتمد مفتی نے روزہ فاسد ہونے کا (غلط) فتویٰ دیا اور اس نے اس پر اعتماد کر کے روزہ توڑ دیا تو ان تمام صورتوں میں کفارہ نہیں ہے صرف قضا ہوگی اس لئے کہ یہ روزہ توڑنا محل اشتباہ میں ہے اور کفارہ اشتباہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

قال في البحر: وإنما لم تجب الكفارة بإفطاره عمدًا بعد أكله أو شربه أو جماعه ناسيًا لأنه ظن في موضع الاشتباه بالنظير وهو الأكل عمدًا... وكذا فيه شبهة اختلاف العلماء الخ. (رد المحتار: ۳/۵۷۳) حتى لو أفتاه مفتي يعتمد على قوله أو سمع حديثًا ولم يعلم تأويله لم يكفر للشبهة وان

أخطأ. (الدرالمختار: ۳۸۹/۳-۳۸۸)

لیکن اگر کسی کی غیبت کی اور سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر عمداً کھالیا تو کفارہ واجب ہوگا کیوں کہ اگرچہ یہاں حدیث موجود ہے مگر علما کا اس پر اجماع ہے کہ اس مسئلے میں ظاہری حدیث پر عمل متروک ہے لہذا یہ گمان بغیر دلیل کے ہو گیا، یہی حکم ہوگا جب کسی عورت کو چھویا یا بوسہ لیا یا اپنی شرمگاہ میں خشک انگلی داخل کی اور خیال کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر عمداً توڑ دیا (یعنی کفارہ واجب ہوگا) کیوں کہ اس کا یہ خیال بے موقع تھا۔ البتہ اس مسئلہ میں کسی معتمد عالم یا مفتی سے فتویٰ پوچھا اور اس نے روزہ فاسد ہونے کا فتویٰ دیا پھر عمداً کھاپی لیا تو کفارہ نہیں ہے، کیوں کہ معتمد مفتی کے فتویٰ کے بعد شبہ معتبر ہو جاتا ہے۔ فافہم ولو مس أو قبل امرأة بشهوة أو ضاجعها ولم ينزل فظن أنه أفطر فأكل عمداً كان عليه كفارة إلا إذا تناول حديثاً أو استفتى فقيهاً فأفطر فلا كفارة عليه وإن أخطأ الفقيه ولم يثبت الحديث، لأن ظاهر الفتوى والحديث يعتبر الشبهة... وكذا الغيبة لأن الفطر بها يخالف القياس والحديث الخ (رد المحتار: ۳۷۹/۳)

کفارہ کی کیفیت و مقدار

روزے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو: ساٹھ دن لگاتار روزے رکھے، بیچ میں بالکل ناغہ نہ ہو، اگر ناغہ ہو گیا۔ خواہ مرض کی وجہ سے ناغہ ہو یا سفر کی وجہ سے۔ تو از سر نو رکھنا لازم ہوگا، البتہ حیض کی وجہ سے (نہ کہ نفاس سے) ناگاہ ہو تو حرج نہیں۔ اگر کسی کو روزوں پر واقعاً قدرت نہ

ہو تو اس کے ذمہ ۶۰ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہے۔ اگر ساٹھ مسکینوں کو دو دن ایک وقت کھلایا تو یہ بھی جائز ہے، اسی طرح ایک مسکین کو ساٹھ دن دو وقت کھلایا، یا ایک مسکین کو ایک سو بیس دن ایک وقت کھلایا تو یہ بھی درست ہے کیونکہ یہاں اگرچہ ایک ہی مسکین ہے مگر ہر آنے والے دن انسان کے لئے نئی حاجت کو لاتا ہے پس وہ ہر روز نئے مسکین کے مانند ہوگا؛ البتہ ایک سو بیس مسکین کو ایک وقت کا کھلایا، یا ساٹھ مسکین کو صبح کا کھلایا اور شام میں ان کے علاوہ دوسرے ساٹھ مسکین کو کھلایا تو یہ کافی نہ ہوگا، کیونکہ ساٹھ مسکینوں کو اس طرح دینا لازم ہے کہ ہر ایک کے حصے میں کم از کم ایک دن یعنی دو وقت کا کھانا آجائے اور ان دو صورتوں میں وہ بات نہیں۔ اگر قیمتاً دینا چاہے تو ایک مسکین کے لئے ”نصف صاع (۱) / کلو ۵۷۴ / گرام، ۶۴۰ ملی گرام) گیہوں“ کے حساب سے کل ۳۰ صاع (۹۴ / کلو ۷۸۷۸ / گرام ۴۰ / ملی گرام) گیہوں یا اس کی قیمت فقراء و مساکن پر صدقہ کر دے۔ لیکن ایک ہی وقت میں ایک ہی فقیر کو مجموعہ ۳۰ صاع یا اس کی قیمت دینا درست نہیں، نصف صاع ہی ادا ہوگا، پس ساٹھ فقراء کو نصف، نصف صاع دینا ضروری ہوگا، اگر ایک ہی فقیر کو دینا ہو تو ساٹھ دن تک ہر روز نصف صاع دیتا رہے، اسی طرح ایک فقیر کو نصف صاع سے کم دینا بھی جائز نہیں، ہر فقیر کے حصے میں کم از کم نصف صاع کا آنا لازم ہے البتہ فدیہ کا حکم اس سے مختلف ہے: کئی روزوں کے فدیے ایک کو بھی دے سکتا ہے اور کئی کو بھی، اسی طرح ایک روزے کا فدیہ کئی مسکینوں میں تقسیم کرنا بھی درست ہے۔ وعلیٰ ہذا یخرج ما إذا أفطر فی

خلال الصوم أنه يستقبل الصوم، سواء أفطر لغير عذر أو لعذر مرض، أو سفر، لفوت شرط التتابع، وكذلك لو أفطر يوم الفطر أو يوم النحر أو أيام التشريق، فإنه يستقبل الصيام الخ. (بدائع الصنائع: ٥/١١١، كتاب الكفارات) يقطع الحيض التتابع في صوم كفارة اليمين، ولا يقطعه في صوم كفارة القتل والإفطار. أما النفاس فيقطع التتابع في كل الكفارات. (هندية: ١/٦٦١، كتاب الطهارة، الباب السابع)

لو أظعم واحد استين يومًا لتجدد الحاجة. (الدر المختار) ولو غدى واحدًا عشرين يومًا في كفارة اليمين أجزأه. اهـ. قلت: ومقتضاه أنه لو غداه مائة وعشرين يومًا أجزأه عن كفارة الظهار. (رد المحتار: ٣/٢٨٠) وإذا غدى مسكينًا وعشى غير عشرة أيام لم يجز إلا أنه فرق طعام العشرة على عشرين، كما إذا فرق حصاة المسكين على مسكينين. (رد المحتار: ٣/٢٦٢، كتاب الأيمان)

... ولو أظعم فقيرًا واحدًا استين يومًا أجزأه وإن أعطاه طعام الشهرين في يوم لا يجزىء إلا عن يوم واحد. (ملتنقى الأبحر: ١/١٢٥) فأظعم كل مسكين نصف صاع من بر ولا يجزيه أقل من ذلك، كما في كفارة اليمين. (بدائع الصنائع: ٢/٢٠٠، كتاب الحج)

فلو أعطى هنا (أي في الفدية) مسكينًا صاعًا عن يومين جاز... وعن أبي يوسف لو أعطى نصف صاع من بر عن يوم واحد لمسكينين يجوز قال

الحسن وبہ نأخذاهو مثلہ فی القہستانی. (ردالمحتار: ۲/۲۷۷، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، امداد الفتاوی: ۲/۱۸۱، کتاب الصوم)

فائدہ: اگر کسی نے ایک رمضان میں ایک سے زیادہ روزوں کو توڑا اور ابھی کفارہ نہیں دیا تو اس پر سب روزوں کی طرف سے ایک ہی کفارہ کافی ہوگا، لیکن اگر کفارہ ادا کر دیا اور پھر دوسرا روزہ توڑا تو اب دوسرا کفارہ دینا ہوگا اسی طرح اگر متعدد رمضان ہوں تو ہر رمضان کا الگ الگ کفارہ لازم آئے گا خواہ پہلے رمضان کا کفارہ ادا کیا ہو یا نہ کیا ہو یہی صحیح ہے۔ ولو جامع مراراً فی أيام من رمضان واحد ولم یکفر کان علیہ کفارة واحدة... فلو جامع وکفر ثم جامع مرة أخرى فعلیہ کفارتان... ولو جامع فی رمضانین فعلیہ کفارتان وإن لم یکفر للأولی فی ظاہر الراویة وهو الصحیح. (البحر الرائق: ۲/۳۸۴-ردالمحتار: ۳/۳۹۱)

روزے کے مسکروہات:

① بلا عذر کسی چیز کو چکھنا — لیکن اگر شوہر یا آقا کا ظالم ہو تو کھانے میں نمک وغیرہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

② کسی چیز کو چبانا۔ خواہ وہ چیز کھانے کی نہ ہو مثلاً دھاگا، پلاسٹیک وغیرہ (بلکہ اگر دھاگا رنگین ہو اور تھوک میں رنگ ظاہر ہو جائے پھر اس کو نگل جائے اور روزہ یاد ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ أو ابتلع ريقه متغيراً بخضرة أو صفرة من عمل الإبریسم ونحوه وهو ذاكر لصومه. (مراقی الفلا: ۱/۶۷، فی مفسدات

(الصوم)

③ منجن یا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا۔

④ منہ میں (قصداً) تھوک جمع کرنا اور اس کو نگل جانا۔

⑤ استنجا میں یا کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔

⑥ دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز کو کھالینا، جبکہ وہ چنے کی مقدار سے کم ہو (اگر چنے

کی مقدار ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا)

⑦ عورت کو بوسہ لینا یا اس سے چمٹنا یا ساتھ لٹانا جب کہ نفس پر اطمینان نہ

ہو یعنی جماع تک پہنچنے کا یا انزال کا خطرہ ہو (اگر اطمینان ہو تو یہ چیزیں مکروہ نہیں)

⑧ مباشرت فاحشہ (یعنی مرد و عورت کا اس طرح لپٹنا کہ دونوں ننگے ہوں اور

ایک کی شرم گاہ دوسرے کی شرم گاہ کو مس کرے) یہ ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال

کا خطرہ ہو یا نہ ہو، اس لئے کہ یہ انزال کا غالب سبب ہے — یہی حکم بوسہ فاحشہ

یعنی عورت کے ہونٹ کاٹنے یا چوسنے کا ہے (یعنی یہ بہر صورت مکروہ ہے، جماع

و انزال کا اندیشہ ہو یا نہ ہو)

⑨ سحری میں اتنی تاخیر کرنا کہ صبح ہونے کا شک ہو جائے۔

لیکن یہ چیزیں روزے میں مکروہ نہیں:

① مسواک کرنا روزے میں مکروہ نہیں (بلکہ مستحب ہے) اگرچہ مسواک گیلی

ہو اور عصر کے بعد کی جائے۔

② جنابت کی حالت میں صبح کی تو کوئی حرج نہیں (لیکن بلاوجہ غسل میں تاخیر کرنا مکروہ ہے)

③ روزے میں خوشبو سوگھنا یا سرمہ لگانا یا سر یا ڈاڑھی میں تیل لگانا مکروہ نہیں۔
 ④ ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ نہیں، یہی اظہر ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، کیوں کہ ابوداؤد کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ پیاس یا گرمی کی شدت سے سر مبارک پر پانی ڈال تے تھے۔ (مستفاد: ہند یہ: ۱/۲۰۰-۱۹۹؛ حاشیۃ الطحطاوی: ۶۸۹ تا ۶۸۳؛ ردالمحتار: ۳/۵۳۹ تا ۴۰۰)

فدیہ:

① جو شخص اتنا بوڑھا یا بیمار ہو کہ نہ فی الحال روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ یہ توقع ہے کہ وہ آئندہ کبھی روزہ رکھ سکے گا اس کے لئے روزے کا فدیہ دینا جائز ہے (پس تندرست آدمی کو یا اس شخص کو جس کو یہ امید ہے کہ آئندہ وہ روزے پر قادر ہو جائے گا اس کے لئے فدیہ دینا درست نہیں، بلکہ فی الحال یا بعد میں جب قادر ہو روزہ رکھنا لازم ہوگا) (۱)

② ایک روزے کا فدیہ وہی ہے جو ایک نماز کا ہے یعنی کسی (بالغ) مسکین کو دو وقت (پیٹ بھر کر) کھانا کھلانا ہے اور اگر غلے سے دینا چاہے تو صدقۃ الفطر کی مقدار یعنی ایک کلو چھ سو گرام گیہوں یا اس کی قیمت مسکین کو دیدے۔ (۲)

(۱-۲) وللشيخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدى... كما لفطرة... ومتى قدر قضي لأن استمرار العجز شرط (الدرالمختار) عن الكرماني: المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض. (ردالمحتار: ۳/۱۰۳)

فائدہ: جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں یا نمازیں ہوں تو اس پر فرض ہے کہ وصیت کرے کہ مرے کہ میری نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے، اگر اس نے وصیت نہیں کی تو گنہگار ہوگا۔ پھر اگر وصیت کر کے مرا ہے تو وارثین پر فرض ہوگا کہ (تجہیز و تکفین اور قرض کی ادائیگی کے بعد جو جائداد باقی رہے) اس کے تہائی مال میں سے اس کی وصیت کے مطابق فدیہ ادا کریں۔ اور اگر وصیت نہیں کی یا مال نہیں چھوڑا، لیکن وارثین اپنی طرف سے مرحوم کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ فدیہ قبول کر لیا جائے گا۔ (ردالمحتار: ۳/۱۰۳-۱۰۹)

③ رمضان سے پہلے پیشگی فدیہ دینا درست نہیں، البتہ رمضان شروع ہونے کے بعد آئندہ ایام کا فدیہ ایک ساتھ بھی دے سکتے ہیں۔ (ولوفي أول الشهر) أي يخير بين دفعها في أوله أو آخره كما في البحر. (ردالمحتار: ۳/۱۰۳، البحر الرائق: ۲/۵۰۲)

④ کئی روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو دینا جائز ہے (برخلاف کفارہ کے) فلو أعطى هنا مسكينا صاعا عن يومين جاز، لكن في البحر عن القنية: أن

عن أبي يوسف فيهِروايتان الخ (ردالمحتار: ۳/۱۰۲۱)

⑤ اسی طرح ایک روزے کا فدیہ کئی مساکین کو تقسیم کر کے دینا بھی درست ہے (برخلاف کفارہ کے) فلو أعطی ہنا مسکینا صاعاً عن یومین جاز... وعن أبي يوسف لو أعطی نصف صاع من بر عن یوم واحد لمساکین یجوز قال الحسن وبہ نأخذاهو مثله فی القهستانی. (ردالمحتار: ۲/۲۷۲، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، امداد الفتاویٰ: ۲/۱۸۱، کتاب الصوم)

روزہ نہ رکھنے کا اعذار

پانچ اعذار ہیں جن کی وجہ سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

① مرض: جس کی بنا پر روزہ کی طاقت نہ ہو یا روزہ سے مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہو خواہ یہ خطرہ کسی طیب کے بتلانے سے ہو یا تجربہ سے یا غلبہ رطن سے ہو (مگر تندرست ہو جائے تو قضا لازم ہے)

② حاملہ (حمل والی عورت) مرضہ (دودھ پلانے والی عورت) جن کو روزہ سے اپنی جان یا بچہ کو ایذا و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو (رفع عذر کے بعد قضا لازم ہے)

③ شرعی مسافر (مقیم ہونے کے بعد قضا لازم ہوگی)

④ ایسا بوڑھا یا معذور جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو (اس پر ہر روزے کا فدیہ لازم ہے، لیکن حق تعالیٰ جب طاقت عطا فرمائے تو قضا لازم ہوگی متی قدر قضی۔ (الدر المختار: ۳/۱۱۱) — اگر بوڑھے یا معذور کے پاس فدیہ کے لئے کچھ نہ ہو تو

استغفار کرے اور یہ نیت رکھے کہ جب بھی گنجائش میسر ہوگی وہ روزے کا فدیہ

ادا کرے گا۔۔۔ لو موسر او الایستغفر اللہ. (ایضاً)

⑤ مجنون (پاگل) — پھر اگر جنون پورا مہینہ قائم رہا تو قضا بھی لازم نہ ہوگی ورنہ فوت شدہ روزوں کی قضا لازم ہوگی۔ المجنون إذا أفاق في بعض الشهر يلزمه قضاء ماضی وإن استوعبت جنونه كل الشهر لم يقضه. (ہندیہ: ۲۰۸/۱)

وہ لوگ جن کو روزے داروں کے ساتھ مشابہت لازم ہے

بعض لوگ ایسے ہیں جو رمضان میں روزے سے نہیں ہوتے مگر (رمضان کے احترام میں) روزے داروں کے ساتھ مشابہت یعنی غروب تک کھانے پینے وغیرہ سے رکا رہنا ان کے لئے واجب ہے۔ وہ یہ ہیں:

① مسافر جب اپنے گھر آجائے، یا کسی جگہ دن میں اقامت کی نیت کرے۔

② مریض جب تندرست ہو جائے۔

③ وہ شخص جس کا روزہ ٹوٹ گیا، یا قصداً توڑ دیا۔

④ نابالغ دن میں بالغ ہوا، یا کافر مسلمان ہوا۔

⑤ حیض یا نفاس والی عورت جب دن میں پاک ہو جائے۔

⑥ جس شخص نے اسی شعبان کو کھاپی لیا پھر ظاہر ہوا کہ آج رمضان ہے۔

(اللباب فی شرح الكتاب: ۱۶۲-۱۶۱)

انتباہ: نصف نہار شرعی سے پہلے (یعنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا

جو وقت ہے اس کے نصف اول میں) اگر مسافر مقیم ہو یا مریض تندرست ہو اور ابھی تک اس نے کچھ کھا یا پیا وغیرہ نہیں تو اس کو نیت کر کے اس دن روزہ رکھنا واجب ہے۔ برخلاف اگر اس وقت بچہ بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو یا حائضہ پاک ہوئی تو ان سب پر روزہ واجب نہیں، کیوں کہ عدم بلوغیت، کفر اور حیض؛ وجوب کے لئے مانع ہے، البتہ بالغ ہونے والا نفل روزہ رکھ سکتا ہے، برخلاف مسلمان ہونے والے اور پاک ہونے والی عورت کے کہ ان کے لئے نفل بھی جائز نہیں کیوں کہ کفر و حیض روزے کی صحت کے منافی ہیں، پس جب اول حصے میں منافی صوم پایا گیا تو باقی وقت میں بھی وہ متحقق ہوگا کیوں کہ روزہ میں تجزی نہیں ہوتی، فافہم۔

(مستفاد: ردالمحتار: ۳۸۵-۳۸۳)

وہ لوگ جن کے لئے روزے داروں کی مشابہت نہیں ہے

رمضان میں مسافر کو سفر کی حالت میں اور مریض کو مرض کی حالت میں (جب روزہ نہ رکھا ہو تو) روزے داروں کی مشابہت لازم نہیں کیوں کہ شریعت کی طرف سے روزہ نہ رکھنے کی ان کو رخصت ہے۔

اسی طرح وہ عورت جس کو حیض یا نفاس جاری ہے اس کے لئے بھی مشابہت لازم نہیں بلکہ ایسی عورت کے لئے تو مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، اس لئے کہ اس پر روزہ حرام ہے اور تشبہ بالحرام بھی حرام ہوتا ہے (مشابہت تو اس عورت کے لئے جو حائضہ یا نفساء تھی اور رمضان میں دن میں پاک ہوئی تو باقی پورا دن روزے داروں کی طرح گزارے، جیسا کہ بیان ہوا) اس مسئلے میں بہت سی عورتیں غفلت

میں ہیں، کہ رمضان میں حیض کی حالت میں کھانے پینے کو برا سمجھتی ہیں، یہ صحیح نہیں ایسا عقیدہ حرام ہے، ہاں! البتہ روزہ داروں کے سامنے کھانا پینا مناسب نہیں۔ أما في حالة تحقق الحيض والنفاس فيحرم الامساك لأن الصوم منهما حرام، والتشبه بالحرام حرام... ولكن لا يأكلون جهراً بل سراً.
(حاشية الطحاوي: ۶۷۸، الباب: ۱۶۱)

تمت بالخیر

* رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكَافِرِينَ *

* رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ *

* سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ *

* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ *

* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ *

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

فِقْهِي ضَوَائِبُ

تشریح، تفریحات، تمثیلات

تنقیح و اضافہ شدہ ایڈیشن ۱۴۲۰ھ

علم فقہ میں بصیرت و جلال پیدا کرنے والی ایک اہم و مقبول کتاب
قدوری سے لے کر دُرِّ مختار تک ہر طالب علم کی ایک ضرورت
خصوصاً مفتیان کرام اور ہدایہ کے طلبہ کیلئے ایک اہم و تحفہ

جلد اول

تالیف

مفتی اُسامہ پالن پوری ڈین ڈروومی

غلام التدریس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری زید

شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

مکتبہ حجاز دیوبند

یہ کتاب!

محدث کبیر حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری:
یہ کتاب طلبہ کے لئے تو مفید ہے ہی، اساتذہ کے لئے بھی مفید ہے، اگر
اساتذہ اس کا مطالعہ کریں تو ان کی فقہ کی تعلیم میں چار چاند لگ جائیں گے اور ان
کے لئے بکھری ہوئی جزئیات کو ایک لڑی میں پرو کر پیش کرنا آسان ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب:
ماشاء اللہ ایک علمی ضرورت پوری فرمائی ہے، جس کے بارے میں امید ہے
کہ اہل علم اور طلبہ کے لیے ان شاء اللہ مفید ہوگی۔

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی:
مؤلف کی یہ کاوش 'تالیف برائے تالیف' نہیں ہے؛ بلکہ واقعی اس سے ایک
ایسے گوشہ کی تکمیل ہوتی ہے جس پر کام کی ضرورت تھی... مؤلف عزیز نے صرف
نقل ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے؛ بلکہ استنباط سے بھی کام لیا ہے... غالباً اردو زبان
میں اس طرح کی یہ پہلی کوشش ہے، اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فقہ کے
اساتذہ و طلبہ کے لئے یہ ایک گراں قدر تحفہ ہے... اگر اساتذہ اس کتاب کو اپنے
سامنے رکھیں گے تو ان شاء اللہ نفع محسوس کریں گے۔

حضرت مولانا مفتی سید سلمان صاحب منصور پوری:
اس کتاب کے مطالعہ سے بالخصوص فقہ و فتاویٰ میں مشغول طلبہ و اساتذہ کو
بھرپور رہنمائی ملے گی، فقہی کتابوں کا سمجھنا آسان ہوگا اور علم میں بصیرت اور جلاء
پیدا ہوگی۔

MAKTABA HIJAZ

Urdu Bazar, Near Qazi Masjid, Deoband - 247554

Distt. Saharanpur (U.P.) India

Mobile: 9358914948, 9997866990

کتاب کی اجمالی فہرست



کتاب الطہارۃ:	سجدہ سہو	عدت کا بیان	کتاب الإجارة
وضو-غسل	مریض و معذور	ثبوت نسب	کتاب الشفاعة
پانی-تیمم	سجدہ تلاوت	الایمان و النذور	کتاب المزارعة
مسح علی الخفين	سفر و مسافر	کتاب اللقطة	کتاب الذبح و الأضحیة
حیض-نفاس	جمعہ و عیدین	کتاب الشركة	کتاب الحظر و الإباحة:
نجاست حقیقیہ	کسوف و خسوف	کتاب الوقف	اکل و شرب
استنجاء	استسقاء کی نماز	کتاب البيوع:	حلال و حرام کمائی
کتاب الصلاة:	کتاب الجنائز	ربا-بیع سلم	لباس-پردہ
اوقات نماز	کتاب الزکاة:	بیع صرف	جسمانی وضع و قطع
اذان و اقامت	صدقہ فطر	دین-قمار	سونا چاندی
شرائط نماز	کتاب الصوم:	کتاب الکفالة	علاج و عملیات
ارکان نماز	مفسدات صوم و کفارہ	کتاب الحوالة	قرآن و اشیائے مقدسہ
قاری کی لغزشیں	اعتکاف کا بیان	کتاب القضاء	سلام و قیام اور تقبیل
امامت و اقتداء	کتاب الحج:	کتاب الشهادة	تصویر و فوٹو
جماعت کا بیان	وجوب حج	کتاب الوکالة	کھیل کود
مسبق کا بیان	احرام-رمی-طواف	کتاب الدعوی	جھوٹ-غیبت
مفسدات نماز	جنایات کا بیان	کتاب الإقرار	وعدہ خلافی
سترہ کا بیان	کتاب النکاح:	کتاب الإبراء	گناہ و توبہ
محاذات کا بیان	کفایت-ولایت	کتاب الصلح	متفرقات حطر و اباحت
مکروہات نماز	رضاعت-مصاہرت	کتاب المضاربة	کتاب الوصایا
نفل نماز	کتاب الطلاق:	کتاب الودیعة	الفرائض/المیراث
قضا نماز	رجعت-ایلاء	کتاب العارية	کتاب الإیمان و العقائد
فدیہ کا بیان	خلع-ظہار	الصدقة و الهدیة	شجرات/نقشہ جات

MAKTABA HIJAZ

Urdu Bazar, Near Qazi Masjid, Deoband - 247554

Distt. Saharanpur (U.P.) India

Mobile: 9358914948, 9997866990

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

مسائل الميزان



وہ فقی مسألہ جن کا تعلق ناپ تول، مساحت، مقدار اور تول سے ہے
شروع میں اوزان شرعیہ کا پچاٹ اور اہم مسائل کے تقاضات بھی ہیں



تالیف

مفتی اسامہ پالین پوری ڈینڈرواوی

نام التدریس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

نظر ثانی

حضرت آقا سید ابوالخیر مفتی سعید احمد صاحب الہج پوری مدظلہ

شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

مکتبہ حجاز دیوبند

یہ کتاب!

اس کتاب میں اوزان، مقادیر اور اعداد سے متعلق فقہی مسائل باریک بینی سے جمع کیے گئے ہیں، کتاب کے شروع میں مصنف نے ایسے نقشے بھی دیئے ہیں جن سے پوری کتاب بیک نظر سامنے آجاتی ہے، کتاب پڑھ کر حیرت ہوتی کہ مصنف نے موضوع سے متعلق تمام مسائل کا احاطہ کر لیا ہے۔۔۔ حاشیہ میں ہر بات کا حوالہ ہے، کوئی مسئلہ بے حوالہ نہیں، اس سے کتاب باوقار بن گئی ہے اور اہل علم کے لیے قابل استفادہ ہو گئی ہے۔

(محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پان پوری دامت برکاتہم)

مؤلف نے اپنی اس تالیف کے ذریعے طلبہ، علما اور ارباب فتاویٰ کے لیے بڑی آسانی فراہم کر دی ہے۔ فجز اہم اللہ أحسن الجزاء۔
احقر کی پُرزور سفارش ہے کہ فقہ کا ہر طالب علم اسے ضرور پڑھے، کوئی دارالافتاء و کتب خانہ اس سے خالی نہ ہو۔

(نمونہ أسلاف حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم)

ایک ایسی کتاب جس میں ان اوزان و مساحات کے بیان کے ساتھ ان سے متعلق فقہی مسائل و احکام بھی سامنے آجائیں، یہ کتاب اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

یہ کام یقیناً محنت طلب اور جانفشانی کا متقاضی تھا، خوشی کی بات ہے مولانا نے یہ اہم اور بیش قیمت کام انجام دیا ہے، وہ واقعی اس کام پر مبارک بادی کے مستحق ہیں۔

(فقیر العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب دامت برکاتہم)

Dealer

MAKTABA HIJAZ

Urdu Bazar, Near Qazi Masjid, Deoband - 247554

Distt. Saharanpur (U.P.) India

Mobile: 9358914948, 9997866990